از عدالت اعظمیٰ

کیکی بیجونجی ودیگر

بمقابلہ

ریاست بمبئی

(جعفر امام، کے۔ سبا راؤ اور راگھو بار دیال، جسٹسز)

فوجداری مقدمہ—تلاش—مضامین کی بازیابی—برآمد شدہ مضامین کے تمام علم سے انکار—برآمد شدہ مضامین پر کوئی سوال نہیں—ملزم، اگر متعصب ہو—مفروضہ—مالک کے احاطے میں نوکر—چاہے مالک کے سامان کے قبضے میں ہوں—ضابطہ فوجداری، 1898 (V آف 1898)، دفعہ 342۔ بمبئی پروہیبیشن ایکٹ، 1949 (بمبئی 25 آف 1949)، دفعات 65(b)، 65(f)، 66(b)۔

اپیل کنندہ نمبر 1 کے احاطے کی تلاشی کے دوران ایک مکمل ورکنگ سٹیل پایا گیا جس پر اپیل کنندہ نمبر 1 اور اس کا نوکر، اپیل کنندہ نمبر 2 کام کر رہے تھے۔ پریزیڈنسی مجسٹریٹ مطمئن تھے کہ ایک کام کرنے والی اور غیر قانونی شراب تھی۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت اپیل کنندہ نمبر 1 کی جانچ پڑتال کی گئی، اس نے رضاکارانہ طور پر یہ بیان دیا کہ اسے پولیس کی طرف سے ضبط کیے گئے ممنوعہ اشیاء کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے احاطے سے برآمد ہونے والے اسٹیل اور دیگر مضامین کے بارے میں کوئی خاص سوال پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے نہیں کیا جنہوں نے حقائق پر بھروسہ کرتے ہوئے بمبئی امتناع ایکٹ کی دفعہ 63(b)، 65(f) اور 66(b) کے تحت اپیل کنندگان کو سزا سنائی۔ اسٹیل اور غیر قانونی شراب کی ریکوری اور اپیل کنندگان کے خلاف قیاس کے لیے دفعہ 103 کا استعمال نہیں کیا۔

خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل پر اپیل کرنے والوں نے استدلال کیا، (1) کہ ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت کوئی قیاس پیدا نہیں ہو سکتا؛ اور یہ کہ اسے

ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت اس مفروضے کو مسترد کرنے کے موقع سے انکار کر دیا گیا تھا، کیونکہ ضابطہ فوجداری کے دفعہ 342(3) کے تحت جب ان کی جانچ کی گئی تو ان سے کوئی سوال نہیں کیا گیا کہ بطور مجسٹریٹ نے استعمال نہیں کیا تھا۔ اپیل کنندگان کے خلاف قیاس کے لیے دفعہ 103 کی فراہمی، ہائی کورٹ کو ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت پیدا ہونے والے مفروضے پر اپیل کنندگان کو اس کی تردید کا موقع دیے بغیر مجرم قرار نہیں دینا چاہیے۔

اپیل کنندہ نمبر 2 کی جانب سے مزید استدعا کی گئی کہ وہ اپیل کنندہ نمبر 1 کا محض ایک بندہ ہے۔ اگر کسی کے قبضے میں تھا تو وہ اپیل کنندہ نمبر 1 تھا اور ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت اس کے خلاف کوئی قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

یہ کہا گیا کہ جب کسی ملزم سے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور رضاکاروں کا بیان اس کے قبضے سے برآمد ہونے والے تمام مضامین کے بارے میں معلومات سے انکار کرتا ہے، تو اس کے لیے کوئی تعصب نہیں ہوتا ہے اگر اس میں پائے جانے والے آرٹیکلز کے قبضے کی وضاحت کے لیے مزید سوالات نہیں کیے جاتے۔ اس کے زیر قبضہ جگہ۔

بمبئی پرہیبیشن ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت جو قیاس پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایکٹ کے تحت ایک جرم اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص محض قبضے میں، بغیر کسی ثبوت کے، کسی بھی اسٹیل، برتن، سامان یا اس طرح کی نشہ آور اشیاء کی تیاری کے لیے کوئی بھی سامان پایا جاتا ہے۔ جب تک اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔ اس طرح اپیل کنندہ نمبر 1 کے ساتھ کوئی تعصب نہیں ہوا جب ہائی کورٹ نے ایکٹ کی دفعہ 65(f) کے تحت اس کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت پیدا ہونے والے مفروضے پر انحصار کیا۔

مزید یہ بھی کہا گیا کہ احاطے میں محض ایک ملازم کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے مالک کی چیزوں پر طبعی قبضے میں تھا جب تک کہ انہیں اس کی تحویل میں نہ رکھا جائے۔

جہاں بمبئی امتناع ایکٹ کی دفعہ 65(f) کے تحت کوئی جرم معقول شک وشبہ سے بالاتر ثابت نہیں ہوا ہے اور پھر بھی اس کا قبضہ سیکشن کے تحت جرم کے مترادف نہیں ہے،

ایکٹ کی دفعہ 103 کے تحت کسی شخص کے خلاف یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اسٹیل کے قبضے میں تھا جس کا وہ تسلی بخش حساب نہ دے سکا۔

فوری صورت میں مالک کے قبضے میں ہونا اوراس بات کا کوئی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے کہ ملازم نے کسی بھی طرح سے اپنے مالک کی سٹل کے قبضے میں آنے میں مدد کی، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ۔ اپیل کنندہ نمبر 2 اس طرح کے قبضے میں تھا۔اب بھی جیسا کہ ایکٹ کے سیکشن 65(f) کے تحت جرم کے مترادف ہوگا۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: 1959 کی فوجداری اپیل نمبر 124۔

پریذیڈنسی مجسٹریٹ XX کورٹ کے 17 مارچ 1959 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 411 آف 1959 میں سابق بمبئی ہائی کورٹ کے 19 اور 20 جون 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل مزگاؤں، بمبئی کیس نمبر 1952-54/P آف 1958 میں۔

بی۔ ایم۔ مستری، رویندر نارائن، ایس۔ این۔ اینڈلی، جے۔ بی۔ داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی۔ ایل۔ ووہرا اپیل کنندگان کے لیے۔

نورالدین احمد اور آر۔ ایچ۔ دھیبر، مدعا کے لیے۔

18 نومبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس امام ___ اپیل کنندگان کو 1949 کے بمبئی پربیشن ایکٹ کی دفعہ 65(b)، 65(f) اور 66(b) کے تحت سزا سنائی گئی، جسے بعد ازاں پریذیڈنسی مجسٹریٹ XX کورٹ، مزگاؤں، بمبئی نے ایکٹ کہا۔ اپیل کنندہ نمبر 1 کو دفعہ 65(b) کے تحت 9 ماہ قید بامشقت اور 1000 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ دیگر دفعہ کے تحت کوئی الگ سزا نہیں سنائی گئی۔ اپیل کنندہ نمبر 2 کو دفعہ 65(b) کے تحت 6 ماہ کی سخت قید اور 500 روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ دیگر دفعہ کے تحت کوئی الگ سزا نہیں سنائی گئی۔ انہوں نے اپنی سزاؤں اور سزا کے خلاف بمبئی ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ ہائی کورٹ نے ایکٹ کی دفعہ

65(b) اور 66(b) کے تحت ان کی سزاؤں کو ایک طرف رکھا لیکن دفعہ 103 ایکٹ کے تحت ان کی سزا کو برقرار رکھا۔ دفعہ 65(f) کو دفعہ 81 کے ساتھ پڑھیں۔ ایکٹ کے دفعہ 103 سے پیدا ہونے والے اپیل کنندگان کے خلاف قیاس پر انحصار کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے اس کے مطابق ہدایت کی کہ دفعہ 65(b) کے تحت اپیل کنندگان پر پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی طرف سے قید اور جرمانے کی سزا کو دفعہ 65(f) کے تحت سیکشن 81 کے تحت اپیل کنندگان پر عائد قید اور جرمانے کی سزا تصور کیا جائے۔

استغاثہ کے کیس کے مطابق، 2 اگست 1958 کو دھون مینسن، کھیت واڑی 12 ویں لین کی تیسری منزل پر اپیل کنندہ نمبر 1 کے قبضے میں کچھ جگہوں کی تلاشی لی گئی۔ ایک مکمل کام ابھی بھی وہاں پایا گیا تھا اور دونوں اپیل کنندگان اس پر کام کر رہے تھے۔ اپیل کنندہ نمبر 2 موٹر پمپ سے سلنڈر میں ہوا ڈال رہا تھا جبکہ اپیل کنندہ نمبر 1 نے ٹینک کے ساتھ ربڑ کی ٹیوب پکڑی ہوئی تھی۔ وہاں ایک لوہے کا اسٹینڈ بھی ملا جس پر بوائلر تھا۔ بوائلر کے نیچے ایک چولہا تھا جو جل رہا تھا۔ سا کن کے پاس ایک بڑا سا برتن بھی تھا۔ استغاثہ کے مطابق اس بڑے مرتبان میں غیر قانونی شراب موجود تھی۔ ایک اور شیشے کے برتن کو ریسیور کے طور پر استعمال کیا گیا تھا جس میں استغاثہ کے مطابق ناجائز شراب کے 20 ڈرم بھی تھے۔ بوائلر میں چار گیلن واش شامل تھا۔ واش پر مشتمل 11 لکڑی کے بیرل بھی تھے۔ احاطے کے ڈرائنگ روم سے شیشے کا ایک چھوٹا سا جار جس میں 20 ڈرم ناجائز شراب، 1½ ڈرم ناجائز شراب کی بوتل اور 3 ڈرم ناجائز شراب پر مشتمل ایک پنٹ کی بوتل بھی ملی۔ ان مضامین کی بازیابی کے حوالے سے ایک پنچنامہ تیار کیا گیا۔ استغاثہ کا یہ مقدمہ تھا کہ اپیل کنندگان غیر قانونی شراب تیار کر رہے تھے اور ان کے پاس نشہ آور اشیاء تیار کرنے کے لیے اسٹیل اور دیگر مواد تھا اور ان کے پاس ناجائز شراب بھی تھی۔

پریزیڈنسی مجسٹریٹ اس بات پر مطمئن تھے کہ شیشے کے برتنوں میں ایک کام کر رہا ہے اور غیر قانونی شراب اور دو بوتلیں زیر بحث احاطے میں ملی ہیں۔ ہائی کورٹ کی یہ بھی رائے تھی کہ وہاں ایک کام اب بھی پایا گیا تھا لیکن اس نے سوچا کہ اس مقدمے میں متضاد اور غیر اطمینان بخش شواہد پر بھروسہ کرنا محفوظ نہیں ہوگا کہ زیر بحث احاطے میں غیر قانونی شراب پائی گئی تھی۔ یہ تسلی بخش طور پر ثابت نہیں ہوا تھا کہ بوتلیں اور شیشے کے برتنوں کو پنچوں

کی موجودگی میں سیل کر دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کا مزید کہنا تھا کہ ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ جو بوتلیں منسلک تھیں اور جس نمونے کی بوتلوں میں واش رکھا گیا تھا وہ بوتلیں تھیں جن کا کیمیکل ایگزامینر نے معائنہ کیا تھا جس کے حوالے سے اس نے مجسٹریٹ کو رپورٹ دی۔ اس کے مطابق، اس کی رائے تھی کہ دفعہ 65(b) اور 66(b) کے تحت سزائیں برقرار نہیں رہ سکتیں۔

اپیل کنندگان کی جانب سے یہ زور دیا گیا کہ ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت کوئی قیاس پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ قائم نہیں کیا گیا تھا، ہائی کورٹ کے نتائج پر، کہ سٹل کسی بھی نشہ آور چیز کی تیاری کے لیے ایک آلہ ہے جیسا کہ عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کسی بھی نشہ آور چیز کی تیاری میں۔ مزید استدلال کیا گیا کہ جب اس سلسلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو ان سے کوئی سوال نہیں کیا گیا اور اس وجہ سے انہیں اس قیاس کی تردید کا موقع دینے سے انکار کر دیا گیا۔ پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اپیل کنندگان کے خلاف دفعہ 103 کی دفعات کا استعمال نہیں کیا تھا کیونکہ اس نے محسوس کیا تھا کہ درحقیقت احاطے سے غیر قانونی شراب برآمد ہوئی تھی اور یہ کہ اس طرح کی نشہ آور چیز تیار کرنے کے لیے تھی۔ اگر پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے اپیل کنندگان کے خلاف دفعہ 103 کے تحت مفروضہ استعمال کرنے کا ارادہ کیا تھا، تو وہ انہیں اس کی تردید کا موقع دینے کے پابند تھے۔ اگر اپیل کے مرحلے پر ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ تلاشی کے نتیجے میں کوئی غیر قانونی شراب برآمد ہوئی ہے، تو اسے دفعہ 103 کے تحت پیدا ہونے والے مفروضے پر اپیل کنندگان کو مجرم قرار نہیں دینا چاہیے تھا۔ اپیل کنندگان کو اس کی تردید کرنے کا موقع ہے۔ اس معاملے میں دفعہ 65(f) کے تحت جرم تاڑی کے علاوہ کسی بھی نشہ آور چیز کو تیار کرنے کے مقصد کے لیے اسٹیل یا اپریٹس کا استعمال، رکھنا یا قبضے میں رکھنا ہوگا۔ ثبوتوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اپیل کنندہ نمبر 1 کے زیر قبضہ جگہ سے برآمد ہونے والا سٹیل یا آلات وہ تھا جو عام طور پر تاڑی کی تیاری کے لیے استعمال نہیں ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ نمبر 2 کی جانب سے مزید استدعا کی گئی کہ اسے یا تو سٹیل کے قبضے میں ہونے یا دفعہ 81 کے ساتھ پڑھے گئے دفعہ 65(f) کے تحت، یعنی دفعہ 65(f) ایکٹ کے تحت کسی جرم کی حوصلہ افزائی کے لیے سزا نہیں دی جا سکتی۔ یہ اپیل کنندہ محض اپیل کنندہ

نمبر 1 کا بندہ تھا۔ اگر کسی کے قبضے میں تھا تو وہ اپیل کنندہ نمبر 1 تھا۔ اس بات کا کوئی ثبوت بھی نہیں تھا کہ اپیل کنندہ نمبر 2 نے اپیل کنندہ نمبر 1 کے قبضے میں آنے کی حوصلہ افزائی کی ہو۔ اب بھی اپیل کنندہ نمبر 2 محض پمپ استعمال کر رہا تھا، غالباً اپنے آقا کے حکم کے تحت، اور چونکہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سٹیل کے قبضے میں ہے، اس لیے ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت اس اپیل کنندہ کے خلاف کوئی قیاس پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہم پہلے اپیل کنندہ نمبر 2 کے کیس کو نمٹائیں گے۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس نے کسی بھی طرح سے اپنے مالک کو اسٹیل کے قبضے میں آنے میں مدد کی ہو۔ یہ قیاس کرنا مناسب ہوگا کہ جب وہ پمپ استعمال کر رہا تھا تو وہ اپنے مالک کے حکم پر ایسا کر رہا تھا اور ہو سکتا ہے کہ اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ کیا بنایا جا رہا ہے، اس کے طرز عمل سے جو بھی شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ساکن کے قبضے میں تھا۔ ساکن اس کے مالک کے قبضے میں تھا۔ وہ احاطے میں محض ایک ملازم تھا اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے مالک کی چیزوں کے جسمانی قبضے میں ہے جب تک کہ وہ اس کی تحویل میں نہ رہیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ نمبر 2 کے خلاف جو بھی شبہ ہو، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بات معقول شک و شبہ سے بالاتر ہو کر ثابت ہو گئی ہے کہ اس کے پاس ایسی کوئی چیز تھی جو کہ دفعہ 65(f) کے تحت جرم کے مترادف ہو گی۔ ان حالات میں ان کے خلاف دفعہ 103 کے تحت کوئی قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ وہ سٹیل کے قبضے میں ہے جس کے لیے وہ تسلی بخش حساب نہیں دے سکے۔ ہم اس کے مطابق اپیل کنندہ نمبر 2 کی اپیل کی اجازت دیں گے اور اس کی سزا اور سزا کو ایک طرف رکھ دیں گے۔

جہاں تک اپیل کنندہ نمبر 1 کا تعلق ہے، اس میں کوئی سوال نہیں ہو سکتا کہ اس کے پاس ایک ایسی سٹیل پائی گئی تھی جو ثبوت سے ظاہر ہونے والی اسٹیل کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے، عام طور پر نشہ آور چیز کی تیاری کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے شراب . اسٹیل کی تفصیل کے حوالے سے، جیسا کہ ریکارڈ پر پایا جاتا ہے، ہم مطمئن ہیں کہ تاڑی کی تیاری کے لیے اسٹیل کا استعمال عام طور پر نہیں کیا جاتا۔ درحقیقت، یہ شک ہے کہ تاڑی کی تیاری کے لیے اب بھی کسی چیز کی ضرورت ہے کیونکہ تاڑی یا تو خمیر ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ٹڈی غیر خمیر شدہ ہے تو اسٹیل کی ضرورت غیر ضروری ہے۔ دوسری طرف، اگر تاڑی کو خمیر کیا جاتا

ہے، تو ابال کا عمل ایک قدرتی عمل ہے اور اسے ابالنے کے لیے کسی بھی آلات کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم کہا جاتا ہے کہ تاڑی کو گرم کرنے سے زیادہ مقدار میں ابال آتا ہے اور یہ زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ تاہم ہمارے پاس اس حوالے سے ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر ہم فرض کر لیں کہ تاڑی، جب گرم کیا جاتا ہے، بہت زیادہ خمیر ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ طاقتور ہو جاتا ہے، اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ اسے حاصل کرنے کے لیے گرم کرنے کے عمل کے لیے اپیل نمبر 1 کے احاطے میں پائے جانے والے ایک وسیع و عریض کی ضرورت تھی۔

تاہم، اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اپیل کنندہ سے کوئی سوال نہیں کیا گیا تاکہ اسے ایکٹ کے دفعہ 103 سے پیدا ہونے والے مفروضے کو رد کرنے کا موقع فراہم کیا جا سکے۔ تاہم، یاد رہے کہ جب اپیل کنندہ سے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342 کے تحت جانچ پڑتال کی گئی تو اس نے رضاکارانہ طور پر یہ بیان دیا تھا کہ وہ پولیس کی جانب سے ضبط کیے گئے مختلف ممنوعہ اشیاء کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔ چونکہ اس معاملے میں اس کا یہی رویہ تھا، اس لیے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اس کے قبضے میں موجود احاطے میں موجود سٹائل اور دیگر مختلف اشیاء کی ملکیت کی وضاحت کے لیے اس سے مزید کیا سوالات کیے جا سکتے تھے۔ اس کیس میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اپیل کنندہ مجسٹریٹ کی جانب سے اس کے زیر قبضہ احاطے میں موجود سٹائل اور دیگر مضامین کے بارے میں کوئی خاص سوال کرنے میں ناکامی کی وجہ سے تعصب کا شکار تھا۔

ایکٹ کے دفعہ 103 کے تحت جو مفروضہ پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایکٹ کے تحت ایک جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے جہاں کوئی شخص محض قبضے میں پایا جاتا ہے، بغیر مزید ثبوت کے، کسی بھی نشہ آور چیز کی تیاری کے لیے کوئی بھی سامان، ساز و سامان یا کوئی بھی سامان۔ عام طور پر اس طرح کے نشہ کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔ یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی تسلی بخش ثبوت دے سکتا تھا کہ اس کے زیر قبضہ احاطے میں پائے جانے والے اسٹیل اور دیگر اشیاء کو عام طور پر تاڑی کی تیاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس کے مطابق مطمئن ہیں کہ موجودہ کیس کے حالات میں، جب ہائی کورٹ نے ایکٹ کے سیکشن

65(f) کے تحت اس کی سزا کو برقرار رکھنے کے لیے سیکشن 103 کے تحت پیدا ہونے والے مفروضے پر انحصار کیا، اپیل کنندہ کے ساتھ کوئی تعصب نہیں ہوا۔

آخر میں استدعا کی گئی کہ سزا میں کمی کی جائے۔ ہماری رائے میں، ایکٹ کی دفعات کے لحاظ سے سنائی گئی سزا کو غیر ضروری طور پر سخت نہیں کہا جا سکتا۔

اس کے مطابق اپیل کنندہ نمبر 2 کی اپیل کی اجازت ہے اور اس کی سزا اور سزا کو ایک طرف رکھا جاتا ہے لیکن اپیل کنندہ نمبر 1 کی اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔

اسی کے مطابق اپیل نمٹا دی گئی۔